ملتوی ہونے والے جلسے اور ٹریفک ریلیف کے اعلان نے ہی ٹھنڈی ہوا کی

(سفارش/آئندہ کے انتظامات)

ریلوے پھاٹک نمبر 14 پر ٹریفک کی طویل بندش کے بعد شہری جس ریلیف کا انتظار کر رہے تھے وہ بالآخر منگل کی شام ایک اعلان کی صورت میں سامنے آیا۔ ضلع کونسل کے ہال میں ہونے والے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ پھاٹک کے متبادل کے طور پر زیر زمین راستے کی تعمیر کا منصوبہ اگلے مالی سال کے بجٹ میں شامل کیا جائے گا۔ اجلاس کی صدارت چیف آفیسر ڈاکٹر نوید اختر بلوچ نے کی اور اس میں ٹریفک پولیس، ریلوے حکام اور شہری تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

اعلان کے مطابق منصوبے کا تخمینہ لاگت 3 کروڑ 40 لاکھ روپے رکھا گیا ہے۔ ابتدائی طور پر 1 کروڑ روپے مختص کیے جائیں گے اور باقی رقم اگلے دو مالی سالوں میں قسط وار دی جائے گی۔ ڈاکٹر نوید اختر بلوچ نے کہا کہ ’’ہم نے ریلوے حکام سے باقاعدہ خط و کتابت کی ہے اور انہوں نے اصولی طور پر تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے، تاہم زمین کے حصول کا مرحلہ سب سے زیادہ وقت لے گا‘‘۔ انہوں نے مزید کہا کہ متبادل راستے کا نقشہ دو ہفتے کے اندر تیار کر لیا جائے گا تاکہ ٹینڈر کی کارروائی میں تاخیر نہ ہو۔

اجلاس میں شریک شہریوں نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا تاہم کئی شرکا نے یہ سوال اٹھایا کہ منصوبہ مکمل ہونے تک روزانہ ہزاروں گاڑیوں کو درپیش مشکلات کا عارضی حل کیا ہوگا۔ اس پر ڈی پی او ٹریفک سلمان رضا کھوسہ نے یقین دہانی کرائی کہ پھاٹک کھلنے کے اوقات میں ٹریفک اہلکار تعینات کیے جائیں گے اور ایمبولینس اور اسکول وین کے لیے الگ راستہ مختص کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ’’اگر ریلوے پھاٹک بند ہو تو شہری اپنی باری کا انتظار کریں، یہ ان کی حفاظت کا سوال ہے‘‘۔

اجلاس کے دوران یہ تجویز بھی سامنے آئی کہ پرانے ریلوے اسٹیشن کے قریب خالی پڑے سرکاری احاطے کو عارضی پارکنگ کے طور پر استعمال کیا جائے۔ اس پر اسسٹنٹ کمشنر صدر محترمہ فرحانہ یاسمین نے وعدہ کیا کہ وہ اس تجویز کو باقاعدہ درخواست کی صورت میں آگے بڑھائیں گی۔ اجلاس کے اختتام پر طے پایا کہ ہر ماہ کے پہلے منگل کو اس منصوبے کی پیش رفت کا جائزہ لیا جائے گا اور شہری اس کی تصاویر اور رپورٹ ضلع کونسل کی ویب سائٹ پر دیکھ سکیں گے۔

مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ منصوبہ وقت پر مکمل ہو گیا تو ریلوے پھاٹک کے قریب واقع درجنوں دکانوں اور گھروں کو براہِ راست فائدہ پہنچے گا۔ تاہم اس دوران ٹریفک کا دباؤ قریبی چوک پر کیا صورت اختیار کرے گا، اس کا جواب فی الحال کسی کے پاس نہیں۔ یہی وہ سوال ہے جس پر اگلے اجلاس میں سب سے زیادہ بحث متوقع ہے۔

مقامی مہ مقابلہ میں ڈھائی ہزار طلبہ کی شرکت، ٹاپ تین میں چار طالبات

(مقابلہ/انعامات/مہ مقابلہ)

ضلعی سطح پر منعقدہ مہ مقابلہ میں ڈھائی ہزار طلبہ کی شرکت، ٹاپ تین میں چار طالبات

ضلعی تعلیمی دفتر کے زیر اہتمام منعقدہ مہ مقابلہ میں ڈھائی ہزار طلبہ نے شرکت کی۔ مقابلے میں ٹاپ تین میں چار طالبات نے جگہ بنائی۔ انعامات کی تقسیم ڈپٹی کمشنر کے ہاتھوں عمل میں آئی۔

ضلع کے مختلف تعلیمی زونوں سے آئے ہوئے طلبہ نے مہ کے موضوع پر تحریری مقابلے میں حصہ لیا۔ منتظمین کے مطابق شرکا کی تعداد توقع سے کم رہی۔ ٹاپ تین میں چار طالبات نے جگہ بنائی جبکہ پہلی پوزیشن ایک طالبہ کے حصے میں آئی۔ انعامات میں نقد رقم، سرٹیفکیٹ اور کتابیں شامل تھیں۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ مہ جیسے موضوعات پر مقابلے نوجوان نسل کو ماحولیات کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ آئندہ سال ضلع کی سطح پر ایسا مقابلہ ہر تین ماہ بعد منعقد کیا جائے گا۔ ان کے مطابق اس مقابلے کا مقصد صرف انعام دینا نہیں بلکہ طلبہ کو ماحولیات کے مسائل سے آگاہ کرنا ہے۔

ڈی ای او تعلیم نے بتایا کہ منتخب تحریروں کو ضلعی رسالے میں شائع کیا جائے گا اور ویب سائٹ پر بھی اپلوڈ کی جائیں گی۔ ان کے مطابق اگر فنڈز دستیاب ہوئے تو ہر تحصیل میں الگ مقابلہ کرایا جائے گا تاکہ دور دراز علاقوں کے طلبہ بھی شریک ہو سکیں۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ فی الحال یہ صرف ایک تجویز ہے جس پر محکمہ غور کر رہا ہے۔

ٹاپ تین میں آنے والی طالبات میں سے ایک نے بتایا کہ اس نے مہ کے بارے میں اپنے اسکول کی لائبریری سے کتابیں پڑھیں اور اپنے گھر کے قریب ایک چھوٹا مشاہدہ بھی کیا۔ اس کا کہنا تھا کہ پہلے وہ سمجھتی تھی کہ مہ صرف موسم کا مسئلہ ہے، اب اسے معلوم ہوا کہ یہ پانی، زمین اور صحت سے جڑا ہوا مسئلہ ہے۔ اس کی بات پر ہال میں کافی دیر تالیاں بجتی رہیں۔

منتظمین کے مطابق اگلے مرحلے میں ٹاپ تین کو ضلعی سطح پر ہونے والے مقابلے میں بھیجا جائے گا جس کا انعام الگ رکھا گیا ہے۔ ڈی ای او تعلیم نے کہا کہ اگر فنڈز دستیاب ہوئے تو ہر تحصیل میں الگ مقابلہ کرایا جائے گا تاکہ دور دراز علاقوں کے طلبہ بھی شریک ہو سکیں۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ فی الحال یہ صرف ایک تجویز ہے جس پر محکمہ غور کر رہا ہے۔

ریلوے پھاٹک نمبر 14 پر 70 منٹ کی بندش، ایمبولینس پھنس گئی

(ٹریفک جام/ایمبولینس/ریلوے پھاٹک)

ریلوے پھاٹک نمبر 14 پر 70 منٹ کی بندش، ایمبولینس پھنس گئی

ریلوے پھاٹک نمبر 14 پر منگل کی شام 70 منٹ کی بندش کے دوران ایمبولینس پھنس گئی۔ مریض کو بروقت اسپتال نہ پہنچایا جا سکا۔ عینی شاہدین کے مطابق پھاٹک شام 4 بجے بند کیا گیا اور 5:10 بجے کھلا۔ اس دوران درجنوں گاڑیاں قطار میں کھڑی رہیں۔

ایمبولینس ڈرائیور کے مطابق اس میں ایک مریض تھا جسے دل کا دورہ پڑا تھا۔ اس کے مطابق وہ متبادل راستے سے گئی لیکن وہاں بھی ٹریفک جام ملا۔ مریض کو بعد میں نجی گاڑی میں اسپتال منتقل کیا گیا۔ ریسکیو 1122 کے ترجمان نے کہا کہ ایمبولینس کو ترجیحی راستہ دینا ضروری ہے۔

ٹریفک پولیس کے مطابق بند پھاٹک کے باعث شہر کے مغربی حصے سے آنے والی گاڑیاں متبادل راستے سے گزریں تو وہاں بھی جام لگ گیا۔ شہری کا کہنا ہے کہ اگر پل بن جائے تو روزانہ ہزاروں لوگ اذیت سے بچ سکیں گے۔ ریلوے حکام نے اس پر کوئی باقاعدہ بیان نہیں دیا۔

مقامی کونسلر نے مطالبہ کیا کہ پھاٹک کے قریب زیر زمین راستہ بنایا جائے۔ ان کے مطابق اس پر تخمینہ لاگت 3 کروڑ روپے ہے۔ ریلوے حکام نے کہا کہ وہ اس تجویز کا جائزہ لیں گے۔ شہری اس وعدے پر اعتماد کرنے کو تیار نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر سال یہی وعدہ کیا جاتا ہے۔

ضلعی مہ مقابلہ میں ڈھائی ہزار طلبہ کی شرکت، ٹاپ تین میں چار طالبات

(مقابلہ/انعامات/مہ مقابلہ)

ضلعی مہ مقابلہ میں ڈھائی ہزار طلبہ کی شرکت، ٹاپ تین میں چار طالبات

ضلعی تعلیمی دفتر کے زیر اہتمام منعقدہ مہ مقابلہ میں ڈھائی ہزار طلبہ نے شرکت کی۔ مقابلے میں ٹاپ تین میں چار طالبات نے جگہ بنائی۔ انعامات کی تقسیم ڈپٹی کمشنر کے ہاتھوں عمل میں آئی۔

ضلع کے مختلف تعلیمی زونوں سے آئے ہوئے طلبہ نے مہ کے موضوع پر تحریری مقابلے میں حصہ لیا۔ منتظمین کے مطابق شرکا کی تعداد توقع سے کم رہی۔ ٹاپ تین میں چار طالبات نے جگہ بنائی جبکہ پہلی پوزیشن ایک طالبہ کے حصے میں آئی۔ انعامات میں نقد رقم، سرٹیفکیٹ اور کتابیں شامل تھیں۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ مہ جیسے موضوعات پر مقابلے نوجوان نسل کو ماحولیات کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ آئندہ سال ضلع کی سطح پر ایسا مقابلہ ہر تین ماہ بعد منعقد کیا جائے گا۔ ان کے مطابق اس مقابلے کا مقصد صرف انعام دینا نہیں بلکہ طلبہ کو ماحولیات کے مسائل سے آگاہ کرنا ہے۔

ڈی ای او تعلیم نے بتایا کہ منتخب تحریروں کو ضلعی رسالے میں شائع کیا جائے گا اور ویب سائٹ پر بھی اپلوڈ کی جائیں گی۔ ان کے مطابق اگر فنڈز دستیاب ہوئے تو ہر تحصیل میں الگ مقابلہ کرایا جائے گا تاکہ دور دراز علاقوں کے طلبہ بھی شریک ہو سکیں۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ فی الحال یہ صرف ایک تجویز ہے جس پر محکمہ غور کر رہا ہے۔

ٹاپ تین میں آنے والی طالبات میں سے ایک نے بتایا کہ اس نے مہ کے بارے میں اپنے اسکول کی لائبریری سے کتابیں پڑھیں اور اپنے گھر کے قریب ایک چھوٹا مشاہدہ بھی کیا۔ اس کا کہنا تھا کہ پہلے وہ سمجھتی تھی کہ مہ صرف موسم کا مسئلہ ہے، اب اسے معلوم ہوا کہ یہ پانی، زمین اور صحت سے جڑا ہوا مسئلہ ہے۔ اس کی بات پر ہال میں کافی دیر تالیاں بجتی رہیں۔

منتظمین کے مطابق اگلے مرحلے میں ٹاپ تین کو ضلعی سطح پر ہونے والے مقابلے میں بھیجا جائے گا جس کا انعام الگ رکھا گیا ہے۔ ڈی ای او تعلیم نے کہا کہ اگر فنڈز دستیاب ہوئے تو ہر تحصیل میں الگ مقابلہ کرایا جائے گا تاکہ دور دراز علاقوں کے طلبہ بھی شریک ہو سکیں۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ فی الحال یہ صرف ایک تجویز ہے جس پر محکمہ غور کر رہا ہے۔

ریلوے پھاٹک نمبر 14 پر 70 منٹ کی بندش، ایمبولینس پھنس گئی

(ٹریفک جام/ایمبولینس/ریلوے پھاٹک)

ریلوے پھاٹک نمبر 14 پر 70 منٹ کی بندش، ایمبولینس پھنس گئی

ریلوے پھاٹک نمبر 14 پر منگل کی شام 70 منٹ کی بندش کے دوران ایمبولینس پھنس گئی۔ مریض کو بروقت اسپتال نہ پہنچایا جا سکا۔ عینی شاہدین کے مطابق پھاٹک شام 4 بجے بند کیا گیا اور 5:10 بجے کھلا۔ اس دوران درجنوں گاڑیاں قطار میں کھڑی رہیں۔

ایمبولینس ڈرائیور کے مطابق اس میں ایک مریض تھا جسے دل کا دورہ پڑا تھا۔ اس کے مطابق وہ متبادل راستے سے گئی لیکن وہاں بھی ٹریفک جام ملا۔ مریض کو بعد میں نجی گاڑی میں اسپتال منتقل کیا گیا۔ ریسکیو 1122 کے ترجمان نے کہا کہ ایمبولینس کو ترجیحی راستہ دینا ضروری ہے۔

ٹریفک پولیس کے مطابق بند پھاٹک کے باعث شہر کے مغربی حصے سے آنے والی گاڑیاں متبادل راستے سے گزریں تو وہاں بھی جام لگ گیا۔ شہری کا کہنا ہے کہ اگر پل بن جائے تو روزانہ ہزاروں لوگ اذیت سے بچ سکیں گے۔ ریلوے حکام نے اس پر کوئی باقاعدہ بیان نہیں دیا۔

مقامی کونسلر نے مطالبہ کیا کہ پھاٹک کے قریب زیر زمین راستہ بنایا جائے۔ ان کے مطابق اس پر تخمینہ لاگت 3 کروڑ روپے ہے۔ ریلوے حکام نے کہا کہ وہ اس تجویز کا جائزہ لیں گے۔ شہری اس وعدے پر اعتماد کرنے کو تیار نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر سال یہی وعدہ کیا جات